Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 Hons paper 3rd(2019-20)

Topic:- chutki Bhar zindagi ki Kirdaar nigari

Scanned with CamSca

شفق کی یہ کہانی ''چٹکی بھر زندگی'' سماج کے متعدد مسائل پر، دھیان مرکوز کراتی ہے۔ اولاً عرب کے جاہل ماحول میں جس طرح بچیوں کی پیدائش کو قابلِ شرم سمجھا جاتا تھا۔ اور لوگ معصوم بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اُسی طرح آج کے ترقی یافتہ دور میں، بیٹیوں کی پیدائش کو ناپسند کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ پیدا ہونے سے پہلے ہی، بیٹیون کی شناخت کے بعد، ماں کے پیٹ میں ہی مار ڈالتے ہیں۔ یا پھر پیدائش کے بعد مارنے کی کوشش ہوتی ہے۔ دوسرا مسئلہ لڑکیوں کی شادی کے موقع پر لوازمات جہیز کی تکمیل وجہہ بنتی ہے۔ لڑکیوں کا وجود والدین کے کمزور کندھے پر بوجھ ہوتا ہے۔ ساری زندگی اس درد میں مبتلا رہنے والے خاندان بیٹیوں کے وجود سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

Scanned with CamSca

اس کہانی میں دفتر کے ایک ملازم کو مذکورہ خیال میں مبتلا دکھایا گیا ہے۔ وہ نا سمجھ، لڑکیوں سے صرف اس لئے نفرت کرتا ہے کہ لڑکیوں کی پرورش و پرداخت، تعلیم و تربیت اور ان کی شادیات پر خرچ کرنا ہوتا ہے۔ لڑکیاں بوڑھاپے کا سہارا نہیں بنتی ہیں۔ لڑکیوں کا باپ بننا زندگی بھر مصیبت اٹھانے کے مترادف ہے۔

وہ اب تک تین لڑکیوں کا باپ بن چکا تھا۔ چوتھی بار بھی بیٹی پیدا ہوئی۔ گھر میں سبھی لوگ غم زدہ تھے۔ کیونکہ اُن کو ارماں تھا کہ تین بیٹیوں کے بعد، چوتھا بچہ لڑکا ہی ہوگا۔ مرضئ مولیٰ کو کون جانتا ہے، اُس کے فیصلہ میں کس کو دخل ہے۔

اس روز گھر میں کامل غم کا ماحول تھا۔ وہ سویرے دفتر کے لئے تیار ہوکر روانہ ہوگیا۔ آج اُس نے معمول کے مطابق اپنی بیٹیوں سے باتیں بھی نہیں کی تھی۔ دفتر میں بھی دن بھر، فائیلوں میں غرق تھا۔ لیکن اُس کے ذہن کے پردے پر مستقبل کے نقوش، متعدد زاویئے سے ابھر رہے تھے۔ کبھی ضبطِ ولادت کا مسئلہ ابھرتا، تو کبھی جہیز کی فراہمی کے لئے جیون بیما پالیسی (Lic) خریدنے کی طرف دھیان جاتا تھا۔ اگر چہ اسی ہفتہ، بیٹی کی پیدائش سے قبل اُس کو ملازمت میں پرموشن مل چکا تھا۔ معاشی طور پر اُس کی حالت پہلے کے مقابلہ میں بہتر تھی۔ لیکن ذہنی طور پر وہ نہایت بیمار تھا۔ وہ رہ رہ کر دل ہی دل میں خدا سے دعا کر رہا تھا کہ ابھی وہ بچی جو گوشت پوست کا لتھڑا ہے۔ اُس کو پرورش کرنے اور دیکھ بھال کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ اگر وہ مرجائے تو کیا غم؟ یہاں تک کہ اُس کو قتل کرنے کے لئے وہ ذہنی طور پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ اُس ننھی سی جان کو صرف ایک چٹکی نمک چٹا کر مارنے کا پورا ارادہ کر لیتا ہے۔ شام میں گھر پہنچتے ہی پہلے وہ اپنے جیب میں نمک رکھ لیتا ہے۔ پھر وہ اپنی بیوی اور نوزائیدہ بچی سے ملنے کے لئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ اُس کی بیوی گھر کے غم زدہ ماحول میں گھٹن محسوس کر رہی تھی۔ وہ زرد اور افسردہ چہرے کے ساتھ، بے معنی مسکراہٹ چہرے پر بکھیرتے ہوئے اپنے شوہر کا استقبال کرتی ہے اور اپنی بے بسی پر آنسو بہاتی ہے۔ دوسری طرف قاتلانہ ارادے سے کمرے میں داخل ہونے والا انسان، پتھر کی طرح سخت اور بے رحم نظر آتا ہے۔ معصوم بیٹی کو گود میں لے کر، اُس کی ماں سے نظر بچا کر چٹکی بھر نمک جیب سے نکالتا ہے۔ لیکن وہ بچی جواب تک آنکھیں بند کئے ہوئے تھی۔ اچانک وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر تکنے لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہ پوچھ رہی ہے کہ ابا

Scanned with CamSca

میرا کیا قصور ہے کہ آپ میری جان کے دشمن بن گئے ہیں اور ''چٹکی بھر زندگی'' کو موت کی نیند سلانا چاہتے ہیں؟ پاپا میرا قصور کیا ہے؟

یہ وہ سوال تھا کہ اچانک ذہنی طور پر جرم کا مرتکب انسان جاگ اٹھتا ہے۔ وہ اپنے جرم کے داغ کو دھونے کے لئے پشیمانی کے آنسو بہانے لگتا ہے۔ آہ! میری بیٹی!! پیاری بیٹی!! کہہ کر سینے سے لگاتا ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر دوسری بیٹیاں بھی باری باری سے کمرے میں داخل ہوتی ہیں اور اپنے پیارے پاپا کے گلے لگ جاتی ہیں۔ وہ گھر جو صبح سے اُداسی اور غم کے ماحول میں مبتلا تھا اب خوشی اور شادیانے کے ماحول میں تبدیل ہو گیا۔

زندگی کا صحیح شعور اب پیدا ہو چکا تھا۔ بیٹا ہو یا بیٹی، یہ اولاد اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ والدین کو ہر حال میں شکر گذار ہونا چاہیئے۔

Scanned with CamSca